ساہتیہ اکیڈمی کے زیر اہتمام 'مصنف سے ملاقات' پروگرام

نئی دہلی (اسٹاف رپورٹر) آج مقبول اور معروف مصنفہ ممتا کالیا ساہتیہ اکیڈمی کے معروف پروگرام 'مصنف سے ملاقات' میں قارئین سے روبرو ہوئیں۔ اس موقع پر اپنے تخلیقی عمل کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ خاندان میں سب سے چھوٹی ہونے کی وجہ سے میرے بہت سے تجسس کو جواب نہیں مل پاتے تھے۔ میری بڑی بہن کے بہت خوبصورت ہونے اور اپنی سیاہ رنگت کی وجہ سے مجھے کئی جگہوں پر بے عزتی کا سامنا کرنا پڑا۔ ایسے میں میں نے اپنا غصہ نکالنے اور خود کو خاص کہنے کے لیے تحریر کا سہارا لیا۔ مجھے ثابت کرنا تھا کہ میں کچھ ہوں۔ اس سب میں میرے والد کی کتابوں نے میری بہت مدد کی۔ کتابیں ایسی دوست ہیں جو ہمیں شعور دیتی ہیں اور کبھی مایوس نہیں ہونے دیتیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ان کی ابتدائی تحریر انگریزی میں ایم اے کرنے کی وجہ سے

انگریزی میں تھی۔ لیکن بعد میں الٰہ آباد میں رہتے ہوئے انہیں ہندی میں لکھنے پر مجبور کیا گیا۔ اس میں میرے شوہر رویندر کالیا نے بھی تعاون کیا۔ اپنی بات کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تحریر ایک ایسی دنیا ہے جس میں کوئی اصول نہیں چلتے۔ کبھی کبھی ہمارے کردار ہمیں ناکام کر دیتے ہیں۔ موجودہ تحریر پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اب پڑھنے اور سیکھنے کے بہت سے نئے ذرائع آ چکے ہیں اور ان میں مقابلہ ہے۔ لیکن ورچوئل پلیٹ فارمز پر اطمینان حاصل نہیں ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ چھوٹے شہروں میں مطالعہ، تخلیق اور پڑھنے کی روایت اب بھی موجود ہے۔ موجودہ دور میں ترجمہ کی اہمیت کے بارے میں بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہندی کو اس کے ذریعے عالمی پلیٹ فارم مل سکتا ہے، لیکن فی الحال ہندی کتابوں کا ترجمہ بہت سنجیدگی سے نہیں کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے اپنی کچھ نظمیں اور دو کہانیاں سنائیں۔ نظموں میں عورتوں کی تنہائی اور رشتوں کی ٹوٹ پھوٹ تھی۔ کہانیوں میں سیلفی کے برے اثرات اور موبائل فون پر اضافی انحصار کو دکھایا گیا ہے۔ پروگرام کے آغاز میں ساہتیہ اکیڈمی کے سکریٹری کے سرینواس راؤ نے ان کا خیر مقدم کیا۔ پروگرام کے آخر میں ممتا کالیا نے حاضرین کے سوالات کے جوابات بھی دیئے۔